صرف دولفظ Vermin اور Scum نے آگ لگادی

فرانس کے ہنگامے ایک خاموش انقلاب کی نوید ہیں

افسوس یہ ہے کہ اس انقلاب کو کوئی قائد میسر نہیں

۲۰۵۰ء تک مسلم اور فرانسیسی آبادی مساوی ہو جائے گی

۲۷/ اکتوبر سے فرانس میں پھوٹ پڑنے والے ہنگامے ایک خاموش انقلاب کی نوید ہیں جو یورپ کے طول وارض میں برپا ہو رہا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ اس انقلاب کو کوئی قائد میسر نہیں ہے۔ یہ انقلاب اسلام اور مغرب کے مابین مابعدالطبیعیاتی فرق کے باعث برپا ہو رہا ہے۔ انقلاب فرانس کے بعد پہلی مرتبہ فرانس میں اپنی نوعیت کے پہلے خوں ریز فسادات برپا ہوئے جو ایک مہینے سے زیادہ جاری رہے ان ہنگاموں میں دس ہزار سے زیادہ گاڑیاں جلائی گئیں اور ہزاروں مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا لیکن عالمی ذرائع ابلاغیات نے فرانسیسی ہنگاموں کی خبریں چند روز ایک خاص نقطۂ نظر سے دینے کے بعد ایسا سکوت اختیار کرلیا جیسے فرانس میں کچھ ہوا ہی نہیں ہنگاموں کا نقطۂ آغاز فرانس کے نواحی علاقوں میں بدنظمی کے واقعات پر وزیر داخلہ Nicolas Sarkozy کا یہ اعلان تھا کہ "Way without mercy"، ۲۵ اکتوبر کو وزیر داخلہ پیرس کے نواحی علاقے Argenteuil کے دورے پر گئے تو ان کا استقبال پتھراؤ اور بوتلوں کی کرچیوں سے کیا گیا احتجاج کرنے والے علاقوں کو وزیر داخلہ نے Rabble قرار دیا۔ ۲۷ اکتوبر کو نواحی علاقے Cliclysous Bois پر پولیس نے تلاشی کے لیے چھاپہ مارا تو دو نوعمر لڑکے چھاپے سے بچنے کے لیے ایک بجلی گھر کے سب اسٹیشن میں داخل ہوگئے اور بجلی کے جھٹکے سے ہلاک ہوگئے ہلاکت کی خبر نے پورے پیرس میں آگ لگادی اور مسلمان نوجوانوں نے احتجاجی ہنگامے شروع کردیے ہنگامہ آراء نوجوانوں کو ٹھنڈا کرنے کے بجائے وزیر داخلہ نے انھیں [۱] Scum اور [۲] Vermin کہہ کر پکارا جس کا فرانسیسی زبان میں مطلب [۱] بالائی، جھاگ، کف، فضلہ، ذلیل اوباش یا قابل نفرت افراد کی منڈلی۔ [۲] کرم موذی، ناپسندیدہ، موذی جانور، بدمعاش انسان، کمینہ شخص، جرائم پیشہ تھا۔ یہ خطاب سنتے ہی مسلم نوجوانوں کا غصہ قابو سے باہر ہوگیا اور پھر فرانس اپنی تاریخ کے بدترین ہنگاموں کی لپیٹ میں تھا۔

ساحل دسمبر ۲۰۰۵ء

Composed by Sajida

ان ہنگاموں کی آگ بڑھتے بڑھتے ڈنمارک، بیلجیم، اور جرمنی تک پہنچ گئی ڈنمارک میں رسالت مآب کی تصویر کی اشاعت نے اشتعال پیدا کیا اور اس کا ردعمل دسمبر کے وسط میں آسٹریلیا میں منظر عام پر آیا جہاں مقامی باشندے مسلم باشندوں اور ان کی مساجد پر حملہ کر رہے ہیں۔

فرانس کے ہنگامے صرف تین روز میں پیرس کے شمال اور مغرب کے ۲۲ نواحی علاقوں تک پھیل گئے۔ اور ان کا دائرہ پھیلتے پھیلتے تین سو چھوٹے بڑے شہر وقصبات تک چلا گیا۔ معاملہ صرف یہیں تک محدود نہ رہا بلکہ دیگر شہروں Dilon، Rouen اور Marseille تک وسیع ہو گیا۔ ان علاقوں میں مقیم عرب افریقی نسل کے مسلمان باشندوں کو فرانسیسی حقارت سے Ghettoized Banlieue کہتے ہیں۔

نیدرلینڈ میں بھی مسلمان باشندوں کے خلاف نسلی بنیاد پر ہنگامے ہو چکے ہیں قبل ازیں برمنگھم میں بھی اس سال مسلمانوں ایشیائی اور برطانوی باشندوں میں خوں ریز نسلی فسادات ہو چکے ہیں جن کی ابتداء مسلمانوں کے قبرستان کی بے حرمتی سے ہوئی اور جو پورے علاقے میں پھیل گئے تھے۔ لیکن ان پر قابو پا لیا گیا۔

پیرس میں نوجوانوں نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا

Stop addressing us as tu' [a bit like the french equivalent of being addressed as boy in pre-civil rights America [The Observor Service, 7 Nov., 2005]

ان ہنگاموں کو روکنے کے لیے فرانس میں پہلی مرتبہ ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کر کے ان قدیم قوانین کا نفاذ کر دیا گیا جنھیں الجزائر کی تحریک آزادی کچلنے کے لیے استعمال کیا۔ فرانس میں پہلی مرتبہ کرفیو کا نفاذ کیا گیا۔ فرانس میں اس وقت مسلمانوں کی آبادی ۵۰ لاکھ سے زاید ہے جو کل فرانسیسی آبادی کا دس فی صد ہے اس آبادی میں ڈھائی فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے اور محتاط اندازے کے مطابق ۲۰۵۰ تک مسلمانوں کی آبادی دو کروڑ ہو جائے گی اور فرانس کے اصل باشندوں کی آبادی صرف دو کروڑ رہ جائے گی اس طرح مسلمان اپنی آبادی کے بل پر ایک خطرناک ترین حیثیت اختیار کر لیں گے جو فرانس کو کسی صورت بھی قبول نہیں ہے۔

فرانس میں آباد مسلمانوں کی اکثریت کا تعلق الجزائر، تیونس اور مراکش سے تھا۔ ان تینوں ملکوں سے آنے والے باشندے اسلامی اقدار سے عاری تھے اور کبائر میں مبتلا بھی لیکن ان کی تیسری نسل غیر معمولی طور پر حساس اسلامی تشخص کی علمبردار ہے یہ نسل نہ صرف قدامت پرست ہے بلکہ نہایت راسخ العقیدہ بھی ہے فرانس کے سیکولر نظام تعلیم نے اس نسل پر منفی اثرات نہیں ڈالے۔ اپنے تشخص کی تلاش میں یہ نسل فرانس کو ایک غاصب استعمار تصور کرتی ہے جس نے افریقہ، الجزائر اور دوسرے مسلم ممالک کو نو آبادیات کا درجہ دے کر وہاں ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا افغانستان سے لے کر عراق تک فرانس امریکہ کے عالمی حاشیہ برداروں کا کردار ادا کر رہا ہے اسکارف پر پابندی نے فرانس کی اسلام دشمنی کو نمایاں کر دیا ہے اور آزادی مساوات بھائی چارے کے فرانسیسی آدرشوں کی اصل حقیقت نئی نسل کے سامنے کھل کر آ گئی ہے۔ یورپ امریکہ اور دیگر خطوں میں آباد مسلمانوں کی نئی نسل اپنے ثقافتی دینی علمی ورثے سے گہرا لگاؤ رکھتی ہے۔ اور مغربی سائنس و ٹیکنالوجی کی دھاک سے خوف زدہ نہیں عراق اور افغانستان میں عالمی طاقتوں کی حالت ان کے حوصلوں کو قوت پرواز عطا کرتی ہے۔

فرانسیسی اور مغربی تجزیہ نگار ان ہنگاموں کا تعلق نسل پرستی، غربت، بے روزگاری، امتیازی سلوک فرانسیسی ظلم و جبر سے جوڑ رہے ہیں لیکن اصلاً ایسا نہیں افغانستان پر حملے کے بعد سے امریکہ کا رویہ پورے عالم اسلام کے بارے میں دن بہ دن جارحانہ ہوتا جارہا ہے۔ اور فرانس اس کے حلیف دوست کی حیثیت سے ہمراہ ہے لہذا یہ ہنگامے اس باطنی کشمکش کا ایک اظہار ہیں جو گزشتہ ۵ سالوں سے جاری و ساری تھی اس کشمکش کے جہاں بہت سے فائدے ہوسکتے ہیں وہاں چند شدید نقصانات بھی ہوئے۔ مثلاً ان ہنگاموں نے دائیں بازو کی نسل پرست سیاسی جماعتوں کی مقبولیت میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے برطانوی اخبار نے فرانسیسی وزیر اعظم لی پین کے حوالے سے لکھا ہے کہ گزشتہ پندرہ دنوں میں ہزاروں افراد نے ہماری جماعت کی رکنیت حاصل کی۔ [جنگ ۷ انومبر ۲۰۰۵ء]

یورپ میں نیو نازی ازم اور دائیں بازو کی جماعتوں کو مقبولیت حاصل کرنے کا سہل ترین راستہ مل گیا ہے اور یورپ کی قوم پرستی ایک مرتبہ پھر انگڑائی لے کر تیزی سے بے دار ہو رہی ہے قوم پرستی کی یہ لہر یورپ کی قدیم جنگوں کے منظر نامے کو تازہ کرے گی پہلے یہ جنگیں یورپی اقوام کے مابین تھیں اب یہ جنگیں مسلمانوں اور یورپیوں کے درمیان ہوسکتی ہیں لیکن خانہ جنگی کی یہ شکل یورپ کے لیے نہایت خطرناک ہوگی کیوں کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ محاذ جنگ باہر کے بجائے اندر سے جنم لے رہا ہے اس قسم کے ہزاروں چھوٹے چھوٹے محاذ جنگ اگر کھل گئے تو صورت حال کا نقشہ بہت افسوس ناک ہوگا یہ خوفناک خانہ جنگی یورپی معیشت و معاشرت کو تہس نہس کردے گی۔ اور اس جنگ سے امت مسلمہ کو بھی کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ یہ جنگ فکری تیاری کے بغیر صرف جذبات سے لڑی جائے گی۔

امریکہ اور یورپی طاقتوں کو اس صورت حال کا بخوبی اندازہ ہے اسی لیے گزشتہ دو عشروں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ CNN سمیت تمام غیر ملکی ذرائع ابلاغ اور مسلم ذرائع ابلاغیات بھی فرانس میں ہونے والے ہنگاموں کی تفصیلی خبریں جاری کرنے سے گریز کر رہے تھے۔ ۱۲۷ اکتوبر سے ۷ نومبر تک اخبارات اور ذرائع ابلاغیات سے نشر ہونے والی خبروں سے معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ نسلی فسادات کن نسلوں کے درمیان ہو رہے ہیں عالمی ذرائع ابلاغ نے باقاعدہ حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کے اشتعال اور غصے کو خبروں کی زینت نہ بنایا کیوں کہ خدشہ تھا کہ کہیں مسلم عصبیت بیدار ہو کر یورپ کو شعلوں میں نہ جھونک دے فرانس میں اخبارات اور ٹی وی نے وطن پرستی کا عظیم الشان مظاہرہ کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر مسلمانوں کے احتجاج ہنگاموں پر مبنی خبروں بیانات اور جلسے جلوس کو شائع اور نشر نہ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ یہ آگ صرف پیرس تک محدود رہے دنیا بھر میں نہ پھیل سکے۔ فرانسیسی ذرائع ابلاغیات نے یہ طے کرلیا تھا کہ وہ تباہ ہونے والی گاڑیوں کی تعداد کو ظاہر نہ کریں گے اس احتیاط کے پس پشت یہی حکمت عملی تھی کہ اس چراغ کو خبروں کی ہوا سے بھڑکنے نہ دیا جائے۔

نوجوان مسلمانوں کو ہنگاموں سے روکنے کے لیے فرانس کے بعض علماء اور اسلامی انجمنوں کے عہدیداروں نے ہنگاموں کے خلاف اور فرانسیسی حکومت کے حق میں فتوی جاری کیا تو حکومت فرانس نے اس فتوے پر شدید نارضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے سیکولرازم کی روایت اور فرانسیسی دستور کے خلاف قرار دیا وہ فرانس جیسے سیکولر ملک میں مذہبی بنیادوں پر اپیل کو سیکولرازم کے خلاف سازش قرار دے رہے تھے۔